۱۳

ایک گھوڑا اور اس کا سایہ

3FELNH

ایک گھوڑا تھا نہایت عیب دار
اپنے سایے سے بِدکتا بار بار
اس سے مالک نے خفا ہوکر کہا
"سُن تو احمق ! جس سے تو ہے ڈر رہا
جسم کا تیرے ہی تو سایہ ہے وہ
کچھ درندہ ہے ، نہ چوپایہ ہے وہ
جسم رکھتا ہے ، نہ اس کے جان ہے
تو بڑا ڈرپوک اور نادان ہے"
یوں دیا گھوڑے نے مالک کو جواب
"سچ کہا یہ آپ نے لیکن جناب
آدمی سے بڑھ کے میں وہمی نہیں
اَن ہوئی باتوں کا ہے جس کو یقیں
بھوت سے ڈرنا بھی کوئی بات ہے
کیا ہی وہمی آدمی کی ذات ہے
سایہ تو آنکھوں سے آتا ہے نظر
کیا عجب ہے جو ہُوا مجھ پر اثر
اپنے دُکھ کا کیجیے اوّل علاج
دوسروں کا پوچھیے پیچھے مزاج"

(ماخوذ)

عیب دار - خرابی والا
بِدکنا - ڈرنا

اَن ہوئی - جو نہ ہوئی ہو

وہمی - وہم کرنے والا یہاں مراد ڈرنے والا

مزاج پوچھنا - حالت پوچھنا

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ گھوڑے میں کیا عیب تھا؟

۲۔ آدمی نے گھوڑے کو ڈرپوک اور نادان کیوں کہا؟

۳۔ گھوڑے نے آدمی کے لیے کون سا لفظ استعمال کیا؟

۴۔ آدمی کو کن باتوں پر یقین آجاتا ہے؟

مختصر جواب لکھیے :

۱۔ مالک اپنے گھوڑے سے کیوں خفا ہوا؟

۲۔ گھوڑے نے مالک کو کیا جواب دیا؟

◆ اس نظم میں گھوڑا کہتا ہے کہ آدمی بڑا وہمی ہوتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ اگر بلّی راستہ کاٹ جاتی ہے تو کچھ لوگ اس راستے سے نہیں گزرتے۔ کسی کام کے لیے گھر سے نکلتے وقت چھینک آجائے تو اسے بھی لوگ برا سمجھتے ہیں۔ ایسی باتیں **وہم** کہلاتی ہیں۔